افکار و آراء

جناب ڈاکٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اُمید ہے آپ معہ اہل وعیال خیریت سے ہوں گے - چند ایک امور کی وضاحت کے لئے عریضہ ہذا ارسال کر رہا ہوں - اُمید ہے بوالیسی ڈاک جواب دیکر ثوابِ دارین حاصل کریں - پچھلے جمعہ ایک پروفیسر صاحب نے T.V. پر فلسفۂ شہادت کے سلسلہ میں یہ فرمایا - کہ شہادت دو قسم کی ہے ایک سِرّی - دوسری جہری - اسکے بعد قرآن پاک کی آیت : "مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا" جس کی تفسیر یہ فرمائی - کہ ماسوائے شہادت کے حضورِ اکرمؐ تمام صفات کے حامل تھے - شہادت سے نوازنے کے لئے حضرت حسنؓ کو سِرّی شہادت اور حضرت حسینؓ کو جہری شہادت سے سرفراز کر کے اس صفت سے بھی حضور اکرمؐ کو نوازا گیا - کیونکہ حضرت حسنؓ کا اوپر کا حصہ حضور اکرمؐ کے اوپر کے حصہ اور حضرت حسینؓ کا نیچے کا حصہ حضور اکرمؐ کے نچلے حصہ سے مشابہ تھا - جس کے معنی یہ ہوتے کہ حضرات حسنینؓ نبی اکرمؐ کی شبیہ تھے - ساتھ ہی ساتھ ایک حدیث بھی بیان فرمائی - کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا - کہ ایک دن جبرئیلؑ سُرخ رنگ کی مٹی لے کر حاضر ہوئے - حضورؐ کے استفسار پر کہنے لگے - کہ یہ مٹی کربلا کی ہے - جہاں آپ کے نواسے حسینؓ کی شہادت ہوگی -

مذکورہ بالا قرآنی آیت اور حدیثِ نبوی جو پروفیسر صاحب نے Refer کی ہیں - ان کا صحیح مطلب اور حدیث کی درستگی کس حد تک ہے ؟ اگر نبی اکرمؐ کو شہادت حسنینؓ کے متعلق پہلے ہی علم تھا ؟ کیا نبی اکرمؐ مرتبہ شہادت سے فیضیاب ہوتے ؟ ان امور کی وضاحت بالتفصیل فرمائیے - کیونکہ ہمارا T.V. ، ریڈیو اور علمائے کرام فلسفہ شہادت کے متعلق جو جو باتیں کہتے ہیں - اور کفر و اسلام کی جنگ قرار دیتے ہیں - اُنکی روشنی میں جاہل تو جاہل - ایک پڑھا لکھا آدمی بھی بھول بھلیوں میں گھر جاتا ہے - کیونکہ یہ تمام باتیں بڑے بڑے علماء، مفتی صاحبان اور پیر حضرات کی زبانِ مبارک سے منظرِ عام پر آتی ہیں - اور اُنکی اس بات کو بغیر دلائل کے Refute کرنا ممکن نہیں - قرآن و سنت کی روشنی میں اس آیت مبارکہ اور حدیث شریف کی وضاحت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں - تاکہ عوام میں جو بدعات اور غلط عقائد پروان چڑھ گئے اور چڑھ رہے ہیں - اور دن بدن ترقی پر ہیں - اُن کی تصحیح کرانیکی کوشش کی جائے - فقط والسلام

بجواب جواب کا طالب مشتاق احمد ۲۵ - بلک ڈ چوہان پارک، اسلام پورہ لاہور

© rasailojaraid